

کوشش کر رہا ہوں
اس کا سبب یہ ہے
کہ بیابان اُسی رفتار
کے مطابق مجھ سے
بھاگ رہا ہے جس
رفتار سے میں اس
کے قریب پہنچنا چاہتا
ہوں۔

اس شعر میں میرزا
نے نظر کے القباس و
اشتباہ کا وہ معاملہ
پیش کیا ہے، جس
کا تجربہ اکثر اشخاص
کو ہوتا ہے، لیکن
عموماً اس کا خیال
نہیں رکھا جاتا۔ فرض
کیجیے کہ آپ ریل یا
کری دوسری سواری
میں بیٹھے ہیں۔ وہ جتنی
تیز چلے گی، یہی حاصل
ہوگا کہ سواری ٹھہری

غمِ عشاق نہ ہو سادگی آموزِ بستاں
کس قدر خانہ آئینہ ہے ویراں مجھ سے
اثرِ آبلہ سے جادہ صحرائے جنوں
صورتِ رشتہ گوہر ہے چراغاں مجھ سے
بے خودی بسترِ تمہیدِ فراغت ہو ہو
پُر ہے سائے کی طرح میرا بستاں مجھ سے
شوقِ دیدار میں گر تو مجھے گردن مارے
ہونگہ مثلِ گلِ شمع، پریشاں مجھ سے
بے کسی ہائے شبِ ہجر کی وحشت ہے!
سایہ خورشیدِ قیامت میں ہے پہناں مجھ سے
گردشِ ساغرِ صد جلوہ رنگیں تجھ سے
آئینہ دارِ می یک دیدہ حیراں مجھ سے
نگہ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے، اسد
ہے چراغاں، خس و خاشاکِ گلستان مجھ سے

ہوئی ہے اور ارد گرد کی زمین تیزی سے پیچھے کی طرف دوڑی جا رہی ہے۔ تیز
دوڑنے والے شخص کو اسی قسم کا القباس ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا فرماتے ہیں کہ میں